اکائی ۳: أوزان الأسماء والأفعال

(اسم وفعل کے اوزان)

اکائی کے اجزا

3.1 مقصد
3.2 تمہید
3.3 وزن اور میزان
3.4 أوزان الأسماء (اسم کے اوزان)
3.5 اسم جامد ثلاثی مجرّد کے اوزان
3.6 اوزانِ اسمِ جامد رُباعی مجرّد
3.7 اوزانِ اسمِ جامد خُماسی مجرّد
3.8 اوزان اسم جامد مزید فیہ
3.9 معلومات کی جانچ
3.10 اوزان مصادر (ثلاثی مجرّد)
3.11 ثلاثی مزید فیہ مصادر کی قسمیں
3.11.1 الحاق کا مطلب
3.11.2 غیر ملحق بہ رُباعی کے مصادر کے اوزان
3.11.3 رُباعی مجرّد کے مصادر کے وزن
3.11.4 ملحق بہ رُباعی مجرّد کے مصادر کے اوزان
3.11.5 ملحق بہ "تفعلل" کے مصادر کے اوزان
3.11.6 ملحق بہ "احرنجام" کے مصادر کے اوزان
3.12 معلومات کی جانچ
3.13 أوزان الأفعال (افعال کے اوزان)
3.14 فعل ثلاثی مجرّد کے اوزان وابواب
3.15 فعل ثلاثی مزید مطلق کے اوزان وابواب
3.15.1 فعل ثلاثی مزید مطلق باہمزۂ وصل کے اوزان وابواب
3.15.2 مذکورہ بالا ابواب کی خصوصیات
3.15.3 فعل ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل کے اوزان وابواب
3.15.4 مذکورہ بالا ابواب کی خصوصیات

3.16 معلومات کی جانچ
3.17 فعلِ رباعی کے اوزان وابواب:
3.18 فعل ثلاثی مزید ملحق بہ رُباعی کے اوزان وابواب:
3.18.1 فعل ثلاثی مزید ملحق بہ رُباعی مجرّد کے اوزان وابواب
3.18.2 فعل ثلاثی مزید ملحق بہ ''تفعلل'' کے اوزان وابواب
3.18.3 فعلِ ثلاثی مزید ملحق بہ ''افعنلال'' کے اوزان وابواب
3.19 معلومات کی جانچ
3.20 خلاصۂ مباحث
3.21 نمونے کے امتحانی سوالات
3.22 مطالعے کے لیے مُعاوِن کتابیں

☆–☆–☆

3.1 :مقصد

اس اکائی کو پڑھ لینے کے بعد طلبہ کو عربی زبان میں وزن اور میزان کے اصطلاحی اور لغوی معنی کی جان کاری کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ عربی اسماوافعال کے اوزان کتنے اور کون کون سے ہیں۔اور ان کی تبدیلی سے کیا معنوی اثرات رونما ہوتے ہیں۔

3.2 :تمہید

عربی زبان میں کلمہ کی بنیادی قسمیں تین ہیں:

۱-اسم ۲-فعل ۳-حرف۔

حرف میں کسی طرح کی قانونی تبدیلی اور اصطلاحی تغیّر نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس کی کسی طرح کی کوئی گردان آتی ہے۔اس طرح اس کے مختلف اوزان بھی نہیں آتے۔اسی بنا پر وہ اوزان کے حوالے سے کبھی بحث کی میز پر نہیں آتا۔

اور اسم کی دو قسمیں ہیں:(۱)اسم متمکّن یعنی اسم معرب (۲)اسم غیر متمکّن یعنی اسم مبنی۔

اور فعل بھی دو طرح کے ہوتے ہیں:(۱)فعلِ متصرف (۲)فعلِ جامد یعنی غیر متصرّف

خیال رہے کہ اسم غیر متمکّن اور فعلِ جامد بھی اِس حوالے سے گفتگو کے دائرے میں نہیں آتے۔کیوں کہ ان میں بھی تبدیلیاں نہیں ہوتیں اور ان کے مختلف اوزان نہیں آتے۔

اس لیے اب اِس اکائی میں صرف اسم متمکّن وفعل متصرف اور ان کی مختلف قسموں کے اوزان ہی سے بحث ہوگی۔

3.3:وزن اور میزان

3.3.1 وَزن کے لغوی معنی ہیں تولنا اور کسی شَے کی مقدار کا اندازہ کرنا۔اور ''میزان'' کے معنی ہیں ترازو، تولنے کا کانٹا اور آلہ۔اور لوہے یا پتھر کے اس باٹ کو بھی کہا جاتا ہے جسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ کر کوئی چیز اس کے برابر کی جاتی اور تولی جاتی ہے۔

اور اصطلاح میں ''میزان'' سے مراد اُن خاص حروف کا مجموعہ ہے جن کے بالمقابل لاکر کسی کلمے کے اصلی اور زائد حروف کا پتا لگایا جاتا ہے، جیسے فا، عین، لام۔میزان کو''وزن''اور''موزون به''بھی کہا جاتا ہے۔

3.3.2 اس اجمال کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ عربی زبان میں استعمال ہونے والے زیادہ تر کلمات ''ثلاثی''ہوتے ہیں، اور کسی بھی فعلِ متصرّف یا اسمِ متمکّن میں تین سے کم حرف نہیں ہوتے۔اسی لیے علماے عربیت نے اصولِ کلمات تین مقرر کیے ہیں:(۱)فا (۲)عین (۳)لام۔اور انھی حروف کے ذریعے کسی بھی کلمے کے اصلی اور زائد حروف میں امتیاز کرتے ہیں۔ساتھ ہی کسی بھی کلمے کی ہیئت اور وزن بتانے کے لیے ان حروف کو میزان و معیار بناتے ہیں۔اس لیے انھیں ''حروفِ میزان''اور ان کے مجموعے کو میزان، موزون بہ اور وزن کہا جاتا ہے۔لہٰذا شَجَرٌ ''فَعَلٌ'' کے وزن پر، بَدْرٌ ''فَعْلٌ'' کے وزن پر، ذِکْرٌ ''فِعْلٌ'' کے وزن پر اور کَرُمَ ''فَعُلَ'' کے وزن پر ہے۔

3.3.3 اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ جس کلمے کا وزن معلوم کرنا ہوتا ہے اُسے فا، عین اور لام کے مقابل لایا جاتا ہے جو حرف، فا کے مقابل آتا ہے اُسے فا کلمہ، جو عین کے مقابل آتا ہے اُسے عین کلمہ اور جو لام کے مقابل آتا ہے اسے لام کلمہ کہا جاتا ہے۔مثال کے طور پر مذکورہ بالا مثالوں میں شَجَرٌ کا وزن معلوم کرنے کے لیے جب یہی طریقہ اپنایا گیا تو پتا چلا کہ **شَجَرٌ** ''فَعَلٌ'' کے وزن پر

ہے۔اس میں ”ش“ فاکلمہ، ”ج“ عین کلمہ اور ”ر“ لام کلمہ ہے۔ یوں ہی بَذْرٌ میں ”ب“ فاکلمہ، ”ذ“ عین کلمہ اور ”ر“ لام کلمہ ہے۔

یہ سب اس صورت میں ہے جب کہ کلمہ میں صرف تین حرف ہوں اور اگر تین سے زائد ہوں اور سب اصلی ہوں تو اس کا وزن بتانے میں تفصیل ہے جو درج ذیل ہے:

- اگر کسی کلمے میں صرف چار اصلی حروف ہوں تو میزان میں چوتھے حرف کے لیے لام ثانی بڑھاتے ہیں۔ اس طرح رُباعی کلمہ میں دو لام ہوتے ہیں: لامِ اوّل اور لامِ ثانی۔ جیسے زَلْزَلَ ”فَعْلَلَ“ کے وزن پر اور جَعْفَرٌ ”فَعْلَلٌ“ کے وزن پر ہے۔ پہلی مثال میں ”ز“ لامِ اوّل اور ”ل“ لامِ ثانی ہے۔ جب کہ دوسری مثال میں ”ج“ فاکلمہ، ”ع“ عین کلمہ، ”ف“ لامِ اوّل اور ”ر“ لامِ ثانی ہے۔
- اگر کسی کلمہ میں صرف پانچ اصلی حروف ہوں تو میزان میں چوتھے حرف کے لیے لامِ ثانی اور پانچویں حرف کے لیے لامِ ثالث زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے جَحْمَرِشٌ ”فَعْلَلِلٌ“ کے وزن پر اور سَفَرْجَلٌ ”فَعَلَّلٌ“ کے وزن پر ہے۔ پہلی مثال میں ”ج“ فاکلمہ، ”ح“ عین کلمہ، ”م“ لامِ اول، ”ر“ لامِ ثانی اور ”ش“ لامِ ثالث ہے، جب کہ دوسری مثال میں ”س“ فاکلمہ، ”ف“ عین کلمہ، ”ر“ لامِ اوّل، ”ج“ لامِ ثانی اور ”ل“ لامِ ثالث ہے۔
- اور اگر کسی کلمے میں تین سے زیادہ حروف ہوں اور ان میں کچھ اصلی حروف ہوں اور کچھ زائد۔ تو درج ذیل تفصیل کے مطابق وزن ظاہر کرتے ہیں:

(۱) اگر کلمے میں ”سَأَلْتُمُوْنِيْهَا“ کے حروف میں سے ایک یا چند حروف زائد ہوں تو وزن بتانے کے لیے اصلی حروف کے مقابِل اوپر بیان کی ہوئی تفصیل کے مطابق فا، عین اور لام لاتے ہیں اور زائد حروف کو اُنھی کے مثل حروف سے بیان کرتے ہیں۔ جیسے قَاتَلَ ”فَاعَلَ“ کے وزن پر، تَقَدَّمَ ”تَفَعَّلَ“ کے وزن پر، اِسْتَنْصَرَ ”اِسْتَفْعَلَ“ کے وزن پر، مُجْتَنِبٌ ”مُفْتَعِلٌ“ کے وزن پر، سَجَنْجَلٌ (بمعنی شیشہ) فَعَنْلَلٌ کے وزن پر ہے۔

ان میں سے قَاتَلَ میں ”ق“ فاکلمہ، ”ت“ عین کلمہ ”ل“ لام کلمہ اصلی حروف ہیں اور دوسرا حرف الف، زائد ہے۔ بقیہ مثالوں کو اسی طرز پر سمجھ لینا چاہیے۔

(۲) لیکن اگر کلمے میں اصلی حرف مکرّر ہو تو اس کے مقابل اصلی حرف (عین یا لام) کو مکرّر لاتے ہیں، اور اس صورت میں زائد حرف کی تعبیر اس کے مثل سے نہیں کرتے۔ جیسے قَدَّمَ کو ”فَعَّلَ“ کے وزن قرار دیتے ہیں، ”فَعْدَلَ“ کے وزن پر نہیں۔ یوں ہی جَلْبَبَ کو ”فَعْلَلَ“ کے وزن پر مانتے ہیں، ”فَعْلَبَ“ کے وزن پر نہیں۔

3.4: أوزان الأسماء (اسم کے اوزان):

3.4.1: اسم متمکّن (اسم معرب) کی تین قسمیں ہیں: ۱- مصدر - ۲- مشتق - ۳- جامد۔

مصدر: وہ اسم ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتائے اور زمانے سے خالی ہو۔ اور اس سے دوسرے کلمے بنتے ہوں۔ جیسے صِغَرٌ (چھوٹا ہونا)، نَصْرٌ (مدد کرنا)۔

مشتق: وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے اور اُس سے دوسرے کلمے نہ بنتے ہوں۔ جیسے عَالِمٌ (جاننے والا)، مَقْتُوْلٌ (قتل کیا ہوا)۔

جامِد: وہ اسم ہے جو نہ کسی لفظ سے بنتا ہو، اور نہ کوئی لفظ اس سے بنتا ہو۔ جیسے رَجُلٌ (کوئی مرد)، عَسْجَدٌ (کچھ سونا)۔

3.3.2: مصدر اور مشتق اپنے فعل کی طرح صرف ثلاثی و رباعی، مجرّد اور مزید فیہ ہوتے ہیں۔ مگر اسم جامد اس کے ساتھ خُماسی مجرّد اور مزید فیہ بھی ہوتا ہے۔ اس طرح اس کی کل چھ قسمیں ہوتی ہیں:

۱-ثُلاثی مجرّد-۲-ثُلاثی مزیدفیہ-۳-رُباعی مجرّد-۴-رُباعی مزیدفیہ-۵-خُماسی مجرّد-۶-خُماسی مزیدفیہ۔

3.5: اسم جامد ثلاثی مجرّد کے اوزان:

3.5.1: اسمِ جامد ثلاثی مجرّد کے عقلی اوزان تو بارہ ہوتے ہیں۔ کیوں کہ اسم ثلاثی مجرّد کا پہلا حرف لازمی طور پر متحرّک ہوتا ہے، اس پر ضمّہ، فتحہ اور کسرہ میں سے کوئی نہ کوئی حرکت ضرور ہوتی ہے۔ اور اس کے دوسرے حرف پر یا تو تینوں حرکتوں میں سے کوئی حرکت ہوگی یا وہ ساکن ہوگا۔ اس طرح اس کی چار صورتیں ہوسکتی ہیں اور تین کو چار میں ضرب دینے سے بارہ صورتیں بنتی ہیں۔ مگر ان میں سے متفق علیہ اوزان صرف دس ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱-فَعْلٌ، جیسے شَمْسٌ (سورج)	۲-فَعَلٌ، جیسے قَمَرٌ (چاند)
۳-فَعِلٌ، جیسے کَبِدٌ (جگر)	۴-فَعُلٌ، جیسے رَجُلٌ (مرد)
۵-فِعْلٌ، جیسے دِرْعٌ (زرہ)	۶-فِعَلٌ، جیسے عِنَبٌ (انگور)
۷-فِعِلٌ، جیسے إِبِلٌ (اونٹ)	۸-فُعْلٌ، جیسے قُفْلٌ (تالا)
۹-فُعَلٌ، جیسے ھُبَل (ایک بُت کا نام)	۱۰-فُعُلٌ، جیسے عُنُقٌ (گردن)

3.5.2: اِن میں سے کچھ وزنوں میں تخفیف بھی ہوتی ہے، مثلاً "فَعِلٌ" میں دو طرح سے تخفیف ہوتی ہے:

۱-بیچ والے حرف کو ساکن کرکے۔ جیسے "کَتِفٌ" سے "کَتْفٌ"۔

۲-بیچ والے حرف کا کسرہ پہلے حرف کو دے کر۔ جیسے "کَتِفٌ" سے "کِتْفٌ"۔

اور اگر اس وزن میں دوسرا حرف، حرفِ حلقی ہو تو پہلے حرف کو دوسرے حرف کا تابع بنا کر اسے کسرہ دینا بھی جائز ہے۔ جیسے "فَخِذٌ" (ران) سے "فِخِذٌ"۔

اسی طرح "عَضُدٌ" (بازو) میں "عَضْدٌ"، "عُنُقٌ" میں "عُنْقٌ" اور "إِبِلٌ" میں إِبْلٌ کہنا بھی صحیح ہے۔

3.5.3: **فائدہ:** کسی بھی اسم متمکّن کے اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے۔ لیکن کچھ اسمائے متمکنہ میں آخر سے ایک حرف حذف ہوجانے کی وجہ سے ان میں دو ہی حرف باقی رہتے ہیں۔ جیسے "دَمٌ" (خون)، اس کی اصل "دَمْوٌ" ہے اور "یَدٌ" (ہاتھ)، اس کی اصل "یَدْیٌ" ہے۔

3.6: اوزانِ اسم رُباعی مجرّد:

اسمِ جامد رُباعی مجرّد کے اوزان چھ ہیں:

۱-فَعْلَلٌ، جیسے جَعْفَرٌ (چھوٹی نہر)	۲-فِعْلِلٌ، جیسے زِبْرِجٌ (سونا)
۳-فِعْلَلٌ، جیسے دِرْھَمٌ (چاندی کا سکّہ)	۴-فُعْلُلٌ، جیسے بُرْثُنٌ (پنجہ، چنگل)
۵-فِعَلٌّ، جیسے ھِزَبْرٌ (شیر ببر)	۶-فُعْلَلٌ، جیسے جُخْدَبٌ (بھاری بھرکم مرد یا اونٹ)

3.7: اوزان اسم خُماسی مجرّد:

اسمِ جامد خُماسی مجرّد کے اوزان چار ہیں:

۱-فَعَلَّلٌ، جیسے شَمَرْدَلٌ (تیز رفتار، جواں سال، خوب صورت اونٹ)، سَفَرْجَلٌ (بِہی، ناسپاتی اور سیب کی طرح کا ایک پھل جو کابل اور کشمیر میں پیدا ہوتا ہے۔)

۲-فَعْلَلِلٌ جیسے جَحْمَرِشٌ (بھاری بھرکم بدشکل عورت، بڑی عمر کا اونٹ)

۳-فُعَلِّلٌ، جیسے خُزَعْبِلٌ (بے حقیقت بات، داستان)، قُذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ)

۴-فِعْلَلٌ ، جیسے قِرْطَعْبٌ (معمولی چیز)، جِرْدَحْلٌ (بھاری اونٹ)

3.8: اوزانِ اسمِ مزید فیہ:

اسم مزید فیہ کے اوزان بہت ہیں، سیبویہ نے اسم مزید فیہ کے تین سو آٹھ وزن ذکر کیے ہیں، اور زبیدی نے ان میں اسّی سے زائد وزن کا اضافہ کیا ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ کسی اسم مزید فیہ میں–خواہ ثلاثی ہو، یا رُباعی یا خُماسی-زیادت کی وجہ سے سات سے زیادہ حروف نہیں ہوتے، جس طرح زیادت کی وجہ سے کسی فعل میں چھ سے زائد حروف نہیں ہوتے۔

فائدہ: حروفِ زیادت کُل دس ہیں، ان کا مجموعہ "سَأَلْتُمُوْنِيْهَا" یا "اَلْيَوْمَ تَنْسَاهُ" ہے۔ کسی بھی کلمے میں جو حروف زائد ہوتے ہیں وہ انھی دس حروف میں سے ہوتے ہیں۔ مگر جب الحاق یا اور کسی وجہ سے کسی حرفِ اصلی کی تکرار کی صورت میں زیادتی ہوتی ہے تو ان دس حروف سے ہونا ضرورت نہیں ہوتا۔ جیسے "جَرَّبَ" اور "جَلْبَبَ" پہلی مثال میں دوسری "را" زائد ہے اور دوسری مثال میں دوسری "با" کی زیادتی کی گئی ہے۔

3.9: معلومات کی جانچ

(۱) وزن اور میزان کا لغوی اور اصطلاحی معنی بتائیے۔

(۲) اصلی اور زائد حروف پہچاننے کا طریقہ کیا ہے؟ مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

(۳) اسمِ جامد ثلاثی مجرّد کے اوزان شمار کرائیے۔

(۴) اسمِ مزید فیہ کے بارے میں جو کچھ جانتے ہوں، بیان کیجیے۔

3.10: اوزانِ مصادر:

ثلاثی مجرّد کے مصادر کے اوزان سماعی ہیں، ان کے لیے کوئی خاص ضابطہ مقرر نہیں ہے، اہلِ زبان (عربوں) سے جس طرح سنے گئے ہیں اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن ثلاثی مزید فیہ، رُباعی مجرّد اور رُباعی مزید فیہ کے اوزان قیاسی ہیں، یعنی مخصوص اور متعیّن صورت میں آتے ہیں۔ کچھ علماے صرف نے بڑی محنت اور کوشش سے ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان جمع کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	وزن	مثال ـــ باب	معنی	نمبر شمار	وزن	مثال ـــ باب	معنی
(۱)	فَعْلٌ	قَتْلٌ ـــ (ن)	قتل کرنا	(۲۳)	فَعَالَةٌ	زَهادَةٌ ـــ (س)	بے رغبتی کرنا
(۲)	فِعْلٌ	فِسْقٌ ـــ (ن)	نافرمانی کرنا	(۲۴)	فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ ـــ (ض)	جاننا
(۳)	فُعْلٌ	شُغْلٌ ـــ (ف)	مشغول ہونا	(۲۵)	فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ ـــ (ض)	تلاش کرنا
(۴)	فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ ـــ (س)	مہربانی کرنا	(۲۶)	فُعُوْلٌ	دُخُوْلٌ ـــ (ن)	داخل ہونا
(۵)	فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ ـــ (ن)	گم شدہ کو تلاش کرنا	(۲۷)	فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ ـــ (س)	قبول کرنا
(۶)	فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ ـــ (س)	گدلا ہونا	(۲۸)	فَعِيْلٌ	وَمِيْضٌ ـــ (ض)	چمکنا
(۷)	فَعْلٰی	دَعْوٰی ـــ (ن)	دعوی کرنا	(۲۹)	فُعُوْلَةٌ	صُهُوْبَةٌ ـــ (س)	بالوں کا سرخ ہونا
(۸)	فِعْلٰی	ذِكْرٰی ـــ (ن)	یاد کرنا	(۳۰)	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ ـــ (ن)	داخل ہونا
(۹)	فُعْلٰی	بُشْرٰی ـــ (ن)	خوش خبری دینا	(۳۱)	مَفْعِلٌ	مَرْجِعٌ ـــ (ف)	لوٹنا
(۱۰)	فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ ـــ (ض)	نرم ہونا	(۳۲)	مَفْعَلَة	مَنْقَبَةٌ ـــ (ك)	صاحب شرافت ہونا
(۱۱)	فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ ـــ (ض)	محروم ہونا	(۳۳)	مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ ـــ (س)	تعریف کرنا
(۱۲)	فُعْلَانٌ	غُفْرانٌ ـــ (ض)	بخش دینا	(۳۴)	مَفْعُلَةٌ	مَكْذُبَةٌ ـــ (ض)	جھوٹ بولنا
(۱۳)	فَعَلَانٌ	نَزَوانٌ ـــ (ن)	کودنا	(۳۵)	فَعِيْلَةٌ	قَطِيْعَةٌ ـــ (ف)	کاٹنا
(۱۴)	فَعَلٌ	طَلَبٌ ـــ (ن)	مانگنا	(۳۶)	فَاعِلَةٌ	كاذِبَةٌ ـــ (ض)	جھوٹ بولنا
(۱۵)	فَعِلٌ	خَنِقٌ ـــ (ن)	گلا گھونٹنا	(۳۷)	فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ ـــ (س)	ناپسند کرنا
(۱۶)	فِعَلٌ	صِغَرٌ ـــ (ك)	چھوٹا ہونا	(۳۸)	مَفْعُولٌ	مَكْذُوْبٌ ـــ (ض)	جھوٹ بولنا
(۱۷)	فُعَلٌ	هُدًی ـــ (ض)	رہنمائی کرنا	(۳۹)	مَفْعُوْلَةٌ	مَكْذُوْبَةٌ ـــ (ض)	جھوٹ بولنا
(۱۸)	فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ ـــ (ض)	غالب آنا	(۴۰)	فَعْلُوَّةٌ	جَبْرُوَّةٌ ـــ (ن)	قدرت والا ہونا
(۱۹)	فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ ـــ (ض)	چوری کرنا	(۴۱)	فَيْعَلُوْلَة	كَيْنُوْنَة ـــ (ن)	ہونا
(۲۰)	فَعَالٌ	ذَهَابٌ ـــ (ف)	جانا	(۴۲)	فَعْلَاءُ	رَغْبَاء ـــ (س)	رغبت کرنا
(۲۱)	فِعَالٌ	فِصالٌ ـــ (ض)	بچے کا دودھ چھڑانا	(۴۳)	فَعُّوْلَةٌ	جَبُّوْرَة ـــ (ن)	قدرت والا ہونا
(۲۲)	فُعَالٌ	سُؤَالٌ ـــ (ف)	پوچھنا، مانگنا	(۴۴)	فَعْلُوْلَة	قَيْلُوْلَة ـــ (ض)	دوپہر میں آرام کرنا

نوٹ: كَيْنُوْنَةٌ کی اصل كَيْوَنُوْنَةٌ ہے۔

3.11 ثلاثی مزید فیہ کے مصادر کی قسمیں:

ثلاثی مزید فیہ کے مصادر دو طرح کے ہوتے ہیں:

(۱) مُلحق بہ رُباعی (۲) غیر مُلحق بہ رباعی۔

مُلحق بہ رُباعی: وہ ہے جس کا رُباعی کے ساتھ الحاق کر دیا گیا ہو۔

غیر ملحق بہ رُباعی: وہ ہے جس کا رُباعی کے ساتھ الحاق نہ کیا گیا ہو۔

3.11.1 الحاق کا مطلب:

لغت میں اِلحاق کے معنی ہیں: ایک شَے کا دوسری شَے سے ملنا یا ملانا اور علمائے صرف کی اصطلاح میں الحاق کا مطلب یہ ہے کہ ثُلاثی اسم یا فعل میں ایک یا ایک سے زائد حروف صِرف اس مقصد سے بڑھا دیے جائیں کہ وہ تمام تصرفات میں صورۃً رُباعی کے وزن پر ہو جائے، اور اس اضافے سے کسی نئے معنی کا فائدہ حاصل نہ ہو۔

اس صورت میں ثلاثی کو "مُلحَق" اور رباعی کو "مُلحَق بہ" کہا جاتا ہے۔ اگر الحاق کا عمل، اَفعال میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ مُلحَق اور مُلحَق بہ دونوں فعلوں کے مصدر بھی ہم وزن ہو جائیں۔ مثال کے طور پر "جَلْبَبَ" ثُلاثی مزید فیہ ہے جو رُباعی "بَعْثَرَ" سے ملحق ہے۔ "جَلْبَبَ" کے اصلی حروف ج، ل، ب ہیں، ان حروف کے بعد آخر میں الحاق کے لیے ایک "ب" کا اضافہ کر دیا گیا تو یہ "جَلْبَبَ" ہو گیا جو "بَعْثَرَ" کے وزن پر ہے۔ پہلے کا مصدر "جَلْبَبَةٌ" اور دوسرے کا مصدر "بَعْثَرَةٌ" ہے اور یہ دونوں "فَعْلَلَةٌ" کے وزن پر ہیں۔ اور "جَلْبَبَ" تمام تصرّفات یعنی ماضی، مضارع اور امر کے صیغوں میں، یوں ہی تمام اسمائے مشتقہ (اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف) میں بَعْثَرَ کے جیسا ہے۔ مزید وضاحت کے لیے نیچے دیا ہوا نقشہ دیکھیں:

	ماضی	مضارع	امر	مصدر	اسم فاعل	اسم مفعول	اسم ظرف
مُلحق بہ	بَعْثَرَ	يُبَعْثِرُ	بَعْثِرْ	بَعْثَرَةٌ	مُبَعْثِرٌ	مُبَعْثَرٌ	مُبَعْثَرٌ
مُلحق	جَلْبَبَ	يُجَلْبِبُ	جَلْبِبْ	جَلْبَبَةٌ	مُجَلْبِبٌ	مُجَلْبَبٌ	مُجَلْبَبٌ

اور اگر اسم جامد ثلاثی کو اسم جامد رباعی سے ملحق کیا گیا ہو تو اسم ثلاثی کی تصغیر اور جمع تکسیر، اسم رباعی کی تصغیر اور جمع تکسیر کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے "قَرْدَدٌ" بمعنی سخت زمین، ثلاثی ہے۔ یہ "جَعْفَرٌ" کے ساتھ مُلحق ہے جو کہ رُباعی ہے۔ تو قَرْدَدٌ کی تصغیر قُرَيْدِدٌ اور اس کی جمع تکسیر "قَرَادِدُ" آتی ہے جو کہ جَعْفَرٌ کی تصغیر جُعَيْفِرٌ اور اس کی جمع تکسیر جَعَافِر کے وزن پر ہے۔

3.11.2 غیر ملحق بہ رباعی کے مصادر کے اوزان:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بہ رُباعی کے مصادر دو طرح کے ہیں:

(۱) با ہمزۂ وصل (۲) بے ہمزۂ وصل

(الف) ثلاثی مزید فیہ با ہمزۂ وصل کے مصادر مندرجہ ذیل سات اوزان پر آتے ہیں:

۱- اِفْتِعَالٌ، جیسے اِجْتِنَابٌ (پرہیز کرنا)

۲- اِسْتِفْعَالٌ، جیسے اِسْتِنْصَارٌ (مدد طلب کرنا)

۳- اِنْفِعَالٌ، جیسے اِنْفِطَارٌ (پھٹنا)

۴- اِفْعِلَالٌ، جیسے اِحْمِرَارٌ (سرخ ہونا)

۵- اِفْعِيلَالٌ، جیسے اِدْهِيمَامٌ (سیاہ ہونا)

۶- اِفْعِيْعَالٌ، جیسے اِخْشِيْشَانٌ (سخت کھردار ہونا)

۷-اِفْعِوَّالٌ ، جیسے اِجْلِوَّاذٌ (دوڑنا)

(ب) ثلاثی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کے مصادر درج ذیل پانچ وزن پر آتے ہیں:

۱-اِفْعَالٌ ، جیسے اِکْرَامٌ (عزّت کرنا)

۲-تَفْعِیْلٌ ، جیسے تَدْرِیْسٌ (پڑھانا)

۳-تَفَعُّلٌ ، جیسے تَقَبُّلٌ (قبول کرنا)

۴-مُفَاعَلَۃٌ جیسے مُقَاتَلَۃٌ (لڑائی کرنا)

۵-تَفَاعُلٌ، جیسے تَفَاضُلٌ (فضل وکمال میں باہم مقابلہ کرنا)

3.11.3: رُباعی مجرّد کے مصادر کے وزن:

- رباعی مجرّد کا مصدر صرف "فَعْلَلَۃٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے بَعْثَرَۃٌ (بکھیرنا، منتشر کرنا)
- رباعی مزید فیہ کے مصادر تین اوزان پر آتے ہیں، وہ یہ ہیں:

۱-تَفَعْلُلٌ، جیسے تَدَحْرُجٌ (لڑھکنا)

۲-اِفْعِنْلَالٌ، جیسے اِحْرِنْجَامٌ (جمع ہونا)

۳-اِفْعِلَّالٌ ، جیسے اِقْشِعْرَارٌ (رونگٹے کھڑے ہونا)

3.11.4: ملحق بہ رباعی مجرّد کے مصادر کے اوزان:

ملحق بہ رُباعی مجرّد کے مصادر کے سات وزن ہیں:

۱-فَعْلَلَۃٌ جیسے جَلْبَبَۃٌ (چادر پہنانا)، اس میں دوسری "ب" زائد ہے۔

۲-فَعْنَلَۃٌ جیسے قَلْنَسَۃٌ (ٹوپی پہنانا)، اس میں عین کلمہ کے بعد نون کی زیادتی ہے۔

۳-فَوْعَلَۃٌ جیسے جَوْرَبَۃٌ (پاتابہ پہنانا)، اس میں فاکلمہ کے بعد واو زائد ہے۔

۴-فَعْوَلَۃٌ جیسے سَرْوَلَۃٌ (پاجامہ پہنانا) ، اس میں عین کلمہ کے بعد واو کی زیادتی ہے۔

۵-فَیْعَلَۃٌ جیسے صَیْطَرَۃٌ (نگہبان ہونا، داروغہ ہونا)، اس میں فاکلمہ کے بعد یا کی زیادتی ہے۔

۶-فَعْیَلَۃٌ جیسے شَرْیَفَۃٌ(کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا)، اس میں عین کلمہ کے بعد یا زائد ہے۔

3.11.5: ملحق بہ "تَفَعْلُل" کے مصادر کے اوزان:

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ "تفعْلُل" کے مصادر نیچے لکھے ہوئے آٹھ وزن پر آتے ہیں:

۱-تَفَعْلُلٌ، جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر پہننا)، اس میں فاکلمہ سے پہلے تا زائد ہے اور دوسرا لام بھی۔

۲-تَفَعْنُلٌ جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا) ، اس میں فاکلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ کے بعد نون زیادہ ہے۔

۳-تَمَفْعُلٌ جیسے تَمَسْکُنٌ (مسکین ہونا)، اس میں فاکلمہ سے پہلے تا اور میم زائد ہے۔

۴-تَفَعْلُتٌ جیسے تَعَفْرُتٌ (مکار اور خبیث ہونا)، اس میں فاکلمہ سے پہلے اور لام کلمہ کے بعد تا زیادہ ہے۔

۵-تَفَوْعُلٌ جیسے تَجَوْرُبٌ (پاتابہ پہننا)، اس میں فاکلمہ سے پہلے تا اور فا کے بعد واو زائد ہے۔

۶-تَفَعْوُلٌ جیسے تَسَرْوُلٌ(پاجامہ پہننا)، اس میں فاکلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ کے بعد واو زائد ہے۔

۷-تَفَیْعُلٌ ، جیسے تَشَیْطُنٌ (شرارت کرنا، نافرمان ہونا)، اس میں فاکلمہ سے پہلے تا اور اس کے بعد یا زائد ہے۔

۸-تَفَعْلٍ، جیسے تَقَلْسٍ (ٹوپی پہننا)، اس میں فاکلمہ سے پہلے تا اور لام کلمہ کے بعد یا زائد ہے۔

3.11.6: ملحق بہ "اِحْرِنْجَام" کے مصادر کے اوزان:

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ "اِحْرِنْجَام" کے مصادر دو وزن پر آتے ہیں:

۱-اِفْعِنْلَالٌ، جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (پیچھے ہٹنا)، اس میں فا کلمہ سے پہلے ہمزہ اور عین کلمے کے بعد نون زائد ہے۔

۲-اِفْعِنْلَاءٌ، جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت لیٹنا)، اس میں فا کلمہ سے پہلے ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد نون اور لام کلمہ کے بعد ہمزہ زائد ہے۔

3.12: معلومات کی جانچ

(۱) ثلاثی مجرّد کے مصادر کے کم از کم پندرہ اوزان مع مثال شمار کرائیے۔

(۲) الحاق کا لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہے؟ وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے۔

(۳) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بہ رُباعی با ہمزۂ وصل کے مصادر کے اوزان مثالوں کے ساتھ قلم بند کیجیے۔

(۴) ملحق بہ رُباعی مجرّد کے مصادر کے اوزان مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

3.13: أوزان الأفعال (افعال کے اوزان):

اوپر گزر چکا ہے کہ مصدر ہی کی طرح فعل کے اصلی حروف تین یا چار ہوتے ہیں، اس سے زیادہ نہیں۔ اس طرح فعل، ثلاثی ہوتا ہے یا رُباعی۔ خُماسی نہیں ہوتا۔

پھر فعل ثلاثی اور فعل رُباعی میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں:

۱-مجرّد -۲-مزید فیہ

اس طرح فعل کی کل چار قسمیں ہیں:

۱-ثُلاثی مجرّد-۲-ثُلاثی مزید فیہ-۳-رُباعی مجرّد-۴-رُباعی مزید فیہ

پھر ثُلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں:

۱-ملحق بہ رُباعی-۲-غیر ملحق بہ رُباعی

3.14: فعل ثلاثی مجرّد کے اوزان و ابواب:

3.14.1 ثلاثی مجرّد سے فعلِ ماضی تین وزن پر آتا ہے:

۱-فَعَلَ-۲-فَعِلَ-۳-فَعُلَ

اور اسی طرح اس سے مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے:

۱-یَفْعَل-۲-یَفْعِلُ-۳-یَفْعُل

اس طرح ماضی کے تین اوزان کو مضارع کے تین اوزان میں ملانے سے عقلی اعتبار سے کل نو صورتیں بنتی ہیں، یا یوں کہ لیجیے کہ کل نو باب بنتے ہیں؛ کیوں کہ "ماضی اور مضارع کے مجموعے" کو باب کہا جاتا ہے۔ وہ نو عقلی صورتیں یا باب یہ ہیں:

ماضی / مضارع	يَفْعَلُ	يَفْعِلُ	يَفْعُلُ
فَعَلَ	فَعَل يَفْعَلُ	فَعَلَ يَفْعِلُ	فَعَلَ يَفْعُلُ
فَعِلَ	فَعِلَ يَفْعَلُ	فَعِل يَفْعِلُ	فَعِل يَفْعُلُ
فَعُلَ	فَعُلَ يَفْعَل	فَعُل يَفْعِلُ	فَعُلَ يَفْعُلُ

مگر یہ سارے ابواب استعمال نہیں ہوتے۔ان میں سے استعمال ہونے والے ابواب صرف چھ ہیں جو یہ ہیں:

پہلا باب: فَعَل يَفْعُلُ ، جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ ۔اس کو باب نَصَرَ کہتے ہیں۔

دوسرا باب: فَعَلَ يَفْعِلُ ، جیسے: ضَرَبَ يَضْرِبُ۔اس کو باب ضَرَبَ کہتے ہیں۔

تیسرا باب: فَعِلَ يَفْعَلُ ، جیسے: سَمِعَ يَسْمَعُ ۔اس کو باب سَمِعَ کہتے ہیں۔

چوتھا باب: فَعَلَ يَفْعَلُ ، جیسے: فَتَحَ يَفْتَحُ ۔اس کو باب فَتَحَ کہتے ہیں۔

پانچواں باب: فَعُلَ يَفْعُلُ ، جیسے: كَرُمَ يَكْرُمُ۔اس کو باب كَرُمَ کہتے ہیں۔

چھٹا باب: فَعِلَ يَفْعِلُ ، جیسے: حَسِبَ يَحْسِبُ۔اس کو باب حَسِبَ کہتے ہیں۔

3.14.2 ان میں پہلے تین ابواب کو "اصول" کہتے ہیں؛ کیوں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکتوں میں فرق ہے اور ابواب میں اصل یہی ہے کہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکتوں میں فرق ہو۔اور اخیر کے تین ابواب کو "فُروع" کہا جاتا ہے۔کیوں کہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکتوں میں یکسانیت ہے جو اصل کے خلاف ہے۔

3.14.3 اِن چھ ابواب میں سے "فَعِلَ يَفْعِل" کے وزن پر بہت کم افعال آتے ہیں۔باقی پانچ ابواب سے بکثرت افعال آتے ہیں۔ ان میں بھی جو باب "اصول" ہیں ان سے ابوابِ فروع کی بہ نسبت زیادہ افعال آتے ہیں۔

3.15: فعل ثلاثی مزید مطلق کے اوزان وابواب:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق کو "ثلاثی مزید فیہ مطلق" بھی کہتے ہیں۔اس کی دو قسمیں ہیں:

ا- با ہمزۂ وصل: وہ ہے جس کے شروع میں ہمزۂ وصلی ہو۔

۲- بے ہمزۂ وصل: وہ ہے جس کے شروع میں ہمزۂ وصلی نہ ہو۔

ہمزۂ وصلی اس ہمزہ کو کہتے ہیں جو کلام کے شروع میں ہو تو بولنے میں برقرار رہے، جیسے اِسْتَنْصَرَ ، اور اگر اس سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو یہ ساقط ہوجائے۔جیسے قَدِاسْتَنْصَرَ .

3.15.1: فعل ثلاثی مزید مطلق باہمزۂ وصل کے اوزان وابواب:

ثلاثی مزید غیر ملحق باہمزۂ وصل کے سات ابواب ہیں:

نمبر شمار	ابواب	ماضی اور مضارع	مثال	معنی	علامت
ا	اِفْتِعَال	اِفْتَعَلَ يَفْتَعِلُ	اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجتِنَاباً	پرہیز کرنا	فاکلمہ کے بعد تا کی زیادتی
۲	اِسْتِفْعَال	اِسْتَفْعَلَ يَسْتَفْعِلُ	اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَاراً	مدد مانگنا	فاکلمہ سے پہلے سین اور تا کی زیادتی
۳	اِنْفِعَال	اِنْفَعَلَ يَنْفَعِلُ	اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَاراً	پھٹنا	فاکلمہ سے پہلے نون کی زیادتی
۴	اِفْعِلَال	اِفْعَلَّ يَفْعَلُّ	اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَاراً	سرخ ہونا	دوسرے لام کی زیادتی
۵	اِفْعِيْلَال	اِفْعَالَّ يَفْعَالُّ	اِدْهَامَّ يَدْهَامُّ اِدْهِيْمَاماً	سیاہ ہونا	عین اور لام کے درمیان الف اور دوسرے لام کی زیادتی

۶	اِفْعِیْعَال	اِفْعَوْعَلَ یَفْعَوْعِلُ	اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشِیْشَاناً	نہایت کھردرا ہونا	تکرار عین اور دونوں عینوں کے درمیان واو کی زیادتی
۷	اِفْعِوَّال	اِفْعَوَّلَ یَفْعَوِّلُ	اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذاً	دوڑنا	عین اور لام کے درمیان واوِ مشدّد کی زیادتی

3.15.2: • بابِ افتعال زیادہ تر "اتّخاذ" یا "مطاوعت فَعَلَ" کے لیے آتا ہے۔

اتّخاذ کا مطلب ہے: ماخذ بنانا، یا ماخذ پکڑنا، یا کسی چیز کو ماخذ بنانا، یا ماخذ میں پکڑنا۔ مثالیں ترتیب وار یہ ہیں: اِجْتَحَرَ (جُحْر یعنی سوراخ بنایا)، اِحْتَرَزَ (حِرز یعنی پناہ لی)، اِغْتَذَی الشَّاۃَ (بکری کو غذا بنایا)، اِعْتَضَدَ الشَّیْءَ (کسی شے کو "عَضُد" یعنی بازو میں لیا۔)

اور مطاوعت کا مطلب یہ ہے کہ کسی فعلِ متعدّی کے فاعل کے بعد دوسرے فعل کا یہ بتانے کے لیے آنا کہ پہلے فعل کے مفعول نے اس کے فاعل کا اثر قبول کر لیا ہے، جیسے جَمَعْتُهُ فَاجْتَمَعَ (میں نے اس کو جمع کیا تو وہ جمع ہو گیا۔)

• بابِ استفعال عموماً طلبِ ماخذ کے لیے آتا ہے، جیسے اِسْتَغْفَرَ (مغفرت طلب کی)، اِسْتَنْصَرَ (مدد مانگی۔)

• بابِ انفعال یہ زیادہ تر مطاوعت کے لیے آتا ہے جیسے قَطَعْتُهُ فَانْقَطَعَ (میں نے اس کو کاٹا تو وہ کٹ گیا۔) أَزْعَجْتُهُ فَانْزَعَجَ (میں نے اسے پریشان کیا تو وہ پریشان ہو گیا۔)

اس باب سے ہمیشہ فعلِ لازم ہی آتا ہے۔ اور اس باب سے آنے والے افعال کا فاکلمہ لام، را، نون اور حرفِ لین نہیں ہوتا۔ اور ایسے افعال کا جن کا فاکلمہ ان حروف میں سے کوئی ایک ہو وہ انفعال کے بجائے افتعال کے باب سے آتے ہیں۔

• بابِ افعلال اور افعیلال سے وہی افعال آتے ہیں جن میں عیب یا زور دار رنگ کا معنیٰ پایا جاتا ہو۔ جیسے اِحْمَرَّ (خوب سرخ ہوا)، اِصْفَرَّ (خوب زرد ہوا)، اِسْوَدَّ (خوب سیاہ ہوا)، اِبْیَضَّ (خوب سفید ہوا)، اِدْهَامَّ (سخت کالا ہوا)، اِحْوَلَّ (بھینگا ہوا)، اِعْوَرَّ و اِعْوَارَّ (کانا ہوا)۔ یہ دونوں باب بھی ہمیشہ لازم ہوتے ہیں، جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے۔

• بابِ افعیعال سے جو افعال آتے ہیں ان میں عموماً مبالغہ کے ساتھ صیرورت کا مفہوم پایا جاتا ہے "صیرورت" کا مطلب ہے کسی شے کا صاحبِ ماخذ ہونا۔ جیسے اِحْلَوْلَی (خوب میٹھا ہوا)، اِخْشَوْشَنَ (خوب کھردرا ہوا)۔ اس باب سے زیادہ تر فعلِ لازم آتے ہیں۔

• بابِ اِفْعِوَّال سے آنے والے افعال میں بھی مبالغہ کا وصف پایا جاتا ہے، جیسے اِجْلَوَّذَ البَعِیْرُ (اونٹ بہت تیز دوڑا)

3.15.3: فعل ثلاثی مزید مطلق بے ہمزۂ وصل کے اوزان و ابواب:

ثلاثی مزید مطلق (غیر ملحق) بے ہمزۂ وصل کے پانچ ابواب ہیں:

نمبر شمار	ابواب	ماضی اور مضارع	مثال	معنی	علامت
۱	اِفعال	أَفْعَلَ یُفْعِلُ	اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَاماً	عزت کرنا	فاکلمہ سے پہلے ہمزۂ قطعی کا زیادہ ہونا
۲	تفعیل	فَعَّلَ یُفَعِّلُ	قَدَّمَ یُقَدِّمُ تَقْدِیْماً	آگے کرنا	عین کلمہ کا مشدّد ہونا
۳	تفعُّل	تَفَعَّلَ یَتَفَعَّلُ	تَجَنَّبَ یَتَجَنَّبُ تَجَنُّباً	بچنا، پرہیز کرنا	شروع میں تا کی زیادتی اور عین کا مشدّد ہونا
۴	مُفَاعَلة	فَاعَلَ یُفَاعِلُ	قَاتَلَ یُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً	لڑائی کرنا	فاکلمہ کے بعد الف کا زیادہ ہونا
۵	تَفَاعُل	تَفَاعَلَ یَتَفَاعَلُ	تَمَادَحَ یَتَمَادَحُ تَمَادُحاً	ایک دوسرے کی تعریف کرنا	شروع میں تا اور فاکلمہ کے بعد الف کا زیادہ ہونا

3.15.4: •بابِ اِفعال سے آنے والے افعال میں زیادہ تر تعدیہ کا مفہوم پایا جاتا ہے۔
اور "تعدیہ" کا مطلب ہے فعل لازم کو متعدّی بنانا اور اگر متعدّی ہے تو ایک اور مفعول کا اضافہ کرنا۔ جیسے اَخْرَجْتُہٗ (میں نے اس کو نکالا)، اَسْمَعْتُ محمُوْدَ نِالخَبَرَ (میں نے محمود کو خبر سنائی)، أَعْلَمْتُ طَلْحَۃَ الخَبَرَ کَاذِباً (میں نے طلحہ کو بتایا کہ خبر جھوٹی ہے۔)

• بابِ تفعیل سے آنے والے افعال میں تعدیہ اور مبالغہ و تکثیر کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ "مبالغہ" کا معنی ہے کسی شے کی مقدار یا کیفیت کی زیادتی کو بتانا۔ اور "تکثیر" کا مطلب ہے کسی شے کی مقدار کی زیادتی بتانا۔ جیسے جَوَّلَ (خوب گشت کیا)، طَوَّفَ (خوب چکر لگایا)، قَطَّعَ الثوبَ (کپڑے کو خوب کاٹا۔) یہ تینوں مبالغہ اور تکثیر دونوں کی مثالیں ہیں۔ اور صرف مبالغہ کی مثالیں یہ ہیں: صَرَّحَ الأَمْرُ. (معاملہ خوب واضح ہوا)، صَرَّحَ المَسْئَلَۃَ. (مسئلے کو خوب واضح کیا۔)

• بابِ تَفَعُّل سے آنے والے افعال میں عموماً تکلّف کی خاصیت پائی جاتی ہے یعنی اس میں فاعل یہ ظاہر کرتا اور دکھاتا ہے کہ اصلِ فعل کا وجود اس کی ذات سے ہوا، یا اس کی ذات اس سے متّصف ہے۔ جیسے مندرجہ ذیل مثالیں:

تَشَجَّعَ (وہ بہادر بنا، اس نے ظاہر کیا کہ وہ بہادر ہے۔) تکَبَّرَ (وہ بڑا بنا، اس نے بڑائی کا اظہار کیا۔) تَصَبَّرَ (اس نے بتکلّف صبر ظاہر کیا، صبر کا اظہار کیا، صابر بنا)، تَحَلَّمَ (وہ بردبار بنا، اس نے بتکلّف بردباری کا اظہار کیا۔)، تَشَبَّعَ (اس نے شکم سیر ہونے کا اظہار کیا، شکم شیر بنا۔)

• بابِ تفاعُل سے آنے والے افعال میں عموماً "تشارُک" کی خاصیت پائی جاتی ہے، اور "تَشارُك" کا مطلب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ چیزیں فعل کے صدور میں شریک ہیں۔ جیسے تَشَاتَمَ النَّاسُ (لوگوں نے آپس میں گالی گلوچ کیا)

• بابِ مُفاعلت سے آنے والے افعال میں زیادہ تر "مُشارکت" کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ اور "مُشارَکت" کا مطلب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ افراد کسی کام میں اس طرح شریک ہوں کہ ہر ایک فاعل اور مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو، اگرچہ لفظ میں ایک فاعل اور دوسرا مفعول ہو۔ جیسے رَامَیْتُہٗ (میں نے اُسے اور اس نے مجھے تیر مارا)، خَاصَمْتُہٗ (میں نے اس سے اور اس نے مجھ سے جھگڑا کیا۔)

فائدہ: بابِ تفاعُل کی خاصیت "تشارُک" اور بابِ مفاعلت کی خاصیت "مشارکت" ہے۔ دونوں میں مشترکہ طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ دو یا دو سے زیادہ افراد کسی فعل یا وصف میں شریک ہوتے ہیں۔ مگر دونوں میں استعمال کے اعتبار سے یہ فرق ہے کہ مُفاعلت میں دو شریکوں میں سے ایک، لفظ میں فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے جیسے قَاتَلَ زیدٌ محمُوداً (زید نے محمود سے جنگ کی) اور بابِ تفاعُل میں دونوں لفظ کے اعتبار سے فاعل ہوتے ہیں۔ جیسے تَقَاتَلَ زَیْدٌ و محمودٌ (زید اور محمود نے آپس میں جنگ کی۔)

3.16: معلومات کی جانچ

(۱) فعل ثلاثی مجرّد کے اوزان اور ابواب مثالوں کے ساتھ لکھیے۔
(۲) ثُلاثی مزید مطلق کسے کہتے ہیں؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ پہلی قسم کے اوزان و ابواب وضاحت کے ساتھ تحریر کیجیے۔
(۳) بابِ تفعیل میں آنے والے فعلوں میں زیادہ تر کون کون سی خاصیتیں پائی جاتی ہیں؟ مع مثال لکھیے۔
(۴) بابِ تفاعل اور مفاعلت کی اصل خاصیت کیا ہے؟ اور دونوں میں استعمال کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟

3.17: فعلِ رُباعی کے اوزان وابواب:

3.17.1: اوپر بتایا جاچکا ہے کہ فعل رُباعی کی دوقسمیں ہیں: ۱-مجرّد-۲-مزید فیہ۔
اور رُباعی مزید فیہ کی دوقسمیں ہیں: (۱) بے ہمزۂ وصل (۲) باہمزۂ وصل۔

3.17.2: رُباعی مجرّد کا صرف ایک باب "فَعْلَلَة" ہے، اس کا ماضی "فَعْلَلَ"، مضارع "یُفَعْلِلُ" اور مصدر "فَعْلَلَةٌ" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ بَعْثَرَةً (برانگیختہ کرنا، ابھارنا)۔ اور اس باب کی علامت ماضی میں چار حروفِ اصلی کا ہونا ہے۔

اس باب سے زیادہ ترصحیح یا مضاعف مادّے کے فعل آتے ہیں جو عموماً متعدّی ہوتے ہیں۔ اس باب کی خصوصیات تو بہت ہیں، مگران میں سے ایک مشہور خاصیت "قصر" ہے۔

"قصر" کا مطلب یہ ہے کہ کسی مرکب یا جملے کی تعبیر کے لیے اس سے کوئی مختصر لفظ بنالیا جائے۔ جیسے هَلَّلَ (لاالہ الّاالله کہا)، بَسْمَلَ (بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا)، حَوْقَلَ (لاحول ولا قوّۃ پڑھا)۔ قصر کو "حکایتِ مرکّب" بھی کہتے ہیں۔

3.17.3: فعل رباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل: کا صرف ایک باب "تَفَعْلُلٌ" ہے، جس کا ماضی "تَفَعْلَلَ" مضارع "یَتَفَعْلَلُ" اور مصدر "تَفَعْلُلٌ" کے وزن پر آتا ہے، جیسے: تَدَحْرَجَ، یَتَدَحْرَجُ، تَدَحْرُجاً (لڑھکنا)۔ اس باب کی علامت چار حرفِ اصلی سے پہلے تا کا زائد ہونا ہے۔

اس باب سے آنے والے فعل کی خاصیت "مُطاوعتِ فَعْلَلَة" ہے، جیسے دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اس کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔)

3.17.4: فعل رباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے اوزان وابواب:

رُباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے دوباب ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ابواب	ماضی اور مضارع	مثال	معنی	علامت
۱	اِفْعِنْلال	اِفْعَنْلَلَ یَفْعَنْلِلُ	اِحْرَنْجَمَ یَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجاماً	جمع ہونا	شروع میں ہمزۂ وصل اور عین کلمہ ولامِ اول کے درمیان نون کی زیادتی
۲	اِفْعِلاَّل	اِفْعَلَّلَ یَفْعَلِّلُ	اِقْشَعَرَّ یَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَاراً	رونگٹے کھڑے ہونا	شروع میں ہمزۂ وصل اور تیسرے لام کا زیادہ ہونا اور دوسرے لام کا مشدّد ہونا

ان دونوں ابواب میں عموماً "مطاوعتِ فَعْلَلَة" کی خاصیت پائی جاتی ہے۔
پہلے باب کی مثال: طَمْأَنْتُهُ فَاطْمَئَنَّ (میں نے اسے مطمئن کیا تو وہ مطمئن ہوگیا۔)
دوسرے باب کی مثال: ثَعْجَرَ الْمَاءَ فَاثْعَنْجَرَ (اس نے پانی بہایا تو وہ بہ گیا۔)

3.18: فعل ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رباعی کے اوزان وابواب:

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رُباعی کی تین قسمیں ہیں:
۱-ملحق بہ رباعی مجرّد (فَعْلَلَة)-۲-ملحق بہ "تَفَعْلُلَ"-۳-ملحق بہ "اِفْعِنْلال"۔

3.18.1: ملحق برباعی مجرّد کے اوزان وابواب:

ملحق برباعی مجرّد (فَعْلَلَة) کے سات ابواب ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

نمبر شمار	ابواب	ماضی اور مضارع	مثال	معنی	علامت
۱	فَعْلَلَة	فَعْلَلَ يُفَعْلِلُ	جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً	چادر پہنانا	تکرارِ لام
۲	فَعْنَلَة	فَعْنَلَ يُفَعْنِلُ	قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً	ٹوپی پہنانا	عین کلمے کے بعد نون کی زیادتی
۳	فَوْعَلَة	فَوْعَلَ يُفَوْعِلُ	جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً	پاتابہ پہنانا	فاکلمہ کے بعد واو کی زیادتی
۴	فَعْوَلَة	فَعْوَلَ يُفَعْوِلُ	سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً	پاجامہ پہنانا	عین کلمے کے بعد واو کی زیادتی
۵	فَيْعَلَة	فَيْعَلَ يُفَيْعِلُ	صَيْطَرَ يُصَيْطِرُ صَيْطَرَةً	نگہبان ہونا/داروغہ ہونا	فاکلمہ کے بعد یا کی زیادتی
۶	فَعْيَلَة	فَعْيَلَ يُفَعْيِلُ	شَرْيَفَ يُشَرْيِفُ شَرْيَفَةً	کھیتی کی بڑھی ہوئی پتیاں کاٹنا	عین کلمہ کے بعد یا کی زیادتی
۷	فَعْلَاةٌ	فعلیٰ يُفَعْلِيْ	قَلْسَىٰ يُقَلْسِيْ قَلْسَاةً	ٹوپی پہنانا	لام کلمہ کے بعد یا کی زیادتی

3.18.2: ملحق بہ "تفعلل" کے اوزان وابواب:

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ "تَفَعلل" کے آٹھ ابواب ہیں:

نمبر شمار	ابواب	ماضی اور مضارع	مثال	معنی	علامت
۱	تَفَعْلُل	تَفَعْلَلَ يَتَفَعْلَلُ	تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُباً	چادر پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا کی زیادتی اور تکرارِ لام
۲	تَفَعْنُل	تَفَعْنَلَ يَتَفَعْنَلُ	تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُساً	ٹوپی پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ کے بعد نون کی زیادتی
۳	تَمَفْعُل	تَمَفْعَلَ يَتَمَفْعَلُ	تَمَسْكَنَ يَتَمَسْكَنُ تَمَسْكُناً	مسکین ہونا	فاکلمہ سے پہلے تا اور میم کی زیادتی
۴	تَفَعْلُت	تَفَعْلَتَ يَتَفَعْلَتُ	تَعَفْرَتَ يَتَعَفْرَتُ تَعَفْرُتاً	مکّار اور خبیث ہونا	فاکلمہ سے پہلے تا اور لام کلمہ کے بعد تا کی زیادتی
۵	تَفَوْعُل	تَفَوْعَلَ يَتَفَوْعَلُ	تَجَوْرَبَ يَتَجَورَبُ تَجَورُباً	پاتابہ پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا اور فاکلمہ کے بعد واو کی زیادتی
۶	تَفَعْوُل	تَفَعْوَلَ يَتَفَعْوَلُ	تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلاً	پاجامہ پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا اور عین کلمہ کے بعد واو کی زیادتی
۷	تَفَيْعُل	تَفَيْعَلَ يَتَفَيْعَلُ	تَشَيْطَنَ يَتَشَيْطَنُ تَشَيْطُناً	نافرمان ہونا	فاکلمہ سے پہلے تا اور فاکلمہ کے بعد یا کی زیادتی
۸	تَفَعْلٍ	تَفَعْلیٰ يَتَفَعْلیٰ	تَقَلْسىٰ يَتَقَلْسىٰ تَقَلْسِياً	ٹوپی پہننا	فاکلمہ سے پہلے تا اور لام کلمہ کے بعد یا کی زیادتی

3.18.3: ملحق بہ "اِفْعِنْلَال" کے اوزان وابواب:

ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ "اِفْعِنْلَال" کے دو باب ہیں:

نمبر شمار	ابواب	ماضی اور مضارع	مثال	معنی	علامت
۱	اِفْعِنْلَالٌ	اِفْعَنْلَلَ يَفْعَنْلِلُ	اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاساً	پیچھے ہٹنا	فاکلمہ سے پہلے ہمزہ، اور عین کلمہ کے بعد نون کی زیادتی اور تکرارِ لام
۲	اِفْعِنْلَاءٌ	اِفْعَنْلٰى يَفْعَنْلِيْ	اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِيْ اِسْلِنْقَاءً	چت لیٹنا	فاکلمہ سے پہلے ہمزہ، عین کلمہ کے بعد نون اور لام کلمہ کے بعد یا کی زیادتی

3.19: معلومات کی جانچ

(۱) رُباعی مجرّد کے کتنے باب ہیں؟ ان کی علامت اور خاصیت مثالوں کے ساتھ واضح انداز میں بیان کیجیے۔

(۲) رُباعی مزید فیہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور ان کے کل کتنے ابواب ہیں؟ وضاحت کے ساتھ تحریر کیجیے۔

(۳) ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رُباعی مجرّد کے کل اوزان وابواب کتنے ہیں؟ علامتوں اور مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

(۴) مندرجہ ذیل افعال کس باب سے آتے ہیں؟ ان کے ماضی، مضارع اور مصدر کیا ہیں؟

۱- تَجَلْبَبَ   -۲- تَقَلْنَسَ   -۳- تَسَرْوَلَ   -۴- تَمَسْكَنَ.

3.20: خلاصۂ مباحث:

عربی زبان میں کلمہ کی بنیادی قسمیں تین ہیں: ۱- اسم -۲- فعل -۳- حرف۔

ان میں سے حرف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اسی لیے اس کے مختلف اوزان بھی نہیں آتے۔ رہا اسم تو اس کی دو قسمیں ہیں:

۱- اسم متمکّن (یعنی اسم معرب) -۲- اسم غیر متمکّن (یعنی اسم مبنی)

اور فعل بھی دو طرح کے ہوتے ہیں: ۱- فعلِ متصرّف -۲- فعلِ جامد (یعنی غیر متصرّف)

ان میں سے اسم غیر متمکّن اور فعلِ جامد میں مختلف انداز کی تبدیلیاں نہیں ہوتی ہیں، نہ ہی ان کے مختلف اوزان ہوتے ہیں۔

صرف اسم متمکّن اور فعلِ متصرّف میں مختلف قسم کے تغیرات ہوتے ہیں۔ اور ان سے مختلف صیغے آتے ہیں، اس لیے ان کے اوزان بھی مختلف ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ "وزن" کے لغوی معنی تولنا ہیں اور "میزان" کے معنی ترازو، تولنے کا کانٹا اور لوہے یا پتھر کا وہ باٹ جسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ کر کوئی چیز تولی جاتی ہے۔ اور اصطلاح میں میزان سے مراد ان خاص حروف کا مجموعہ ہے جن کے مقابلے میں کسی کلمے کو لا کر اس کے اصلی اور زائد حروف کا پتا لگایا جاتا ہے۔ جیسے فا، عین، لام۔ میزان کو وزن اور موزون بہ بھی کہتے ہیں۔

اب جس کلمے کا وزن معلوم کرنا ہوتا ہے اسے فا، عین اور لام کے مقابل لایا جاتا ہے، جو حرف فا کے مقابل ہوتا ہے اسے

فا کلمہ، جو عین کے مقابل ہوتا ہے اُسے عین کلمہ اور جو لام کے مقابل ہوتا ہے اُسے لام کلمہ کہا جاتا ہے۔

یہ سب اس صورت میں ہوتا ہے جب کلمے میں صرف تین حرف ہوں۔ اور اگر کسی کلمے میں تین سے زائد حروف ہوں اور سب اصلی ہوں تو اس کا وزن بتانے میں یہ تفصیل ہے:

اگر وہ چار حرفی ہو تو میزان میں چوتھے حرف کے لیے لامِ ثانی بڑھاتے ہیں، اور اگر وہ پانچ حرفی ہو تو میزان میں لامِ ثانی اور لامِ ثالث کا اضافہ کرتے ہیں۔

اور اگر کسی کلمے میں تین سے زیادہ حروف ہوں اور ان میں کچھ اصلی ہوں اور کچھ زائد، تو دیکھا جائے اگر اس میں "سَأَلْتُمُوْنِيْهَا" کے حروف میں سے ایک یا چند حروف زائد ہوں تو وزن بتانے کے لیے اصلی حروف کو فا، عین، لام کے مقابل لے آتے ہیں اور زائد حروف کو انھی کے مثل حروف سے بیان کرتے ہیں۔

لیکن اگر کلمے میں اصلی حرف مکرّر ہو تو اس کے مقابل اصلی حرف (عین، لام) کو مکرّر لاتے ہیں۔ اور اس صورت میں زائد حرف کی تعبیر اس کے مثل حرف سے نہیں کرتے۔

- اسم متمکّن (اسم معرب) کی تین قسمیں ہیں: ۱- مصدر - ۲- مشتق - ۳- جامد۔

مصدر اور مشتق اپنے فعل ہی کی طرح صرف ثلاثی و رباعی، مجرد اور مزید فیہ ہوتے ہیں۔ مگر اسم جامد اس کے ساتھ خُماسی مجرّد اور مزید فیہ بھی ہوتا ہے۔ اس طرح اس کی کل چھ قسمیں ہوتی ہیں:

۱- ثلاثی مجرّد - ۲- ثلاثی مزید فیہ - ۳- رُباعی مجرّد - ۴- رباعی مزید فیہ - ۵- خُماسی مجرّد - ۶- خُماسی مزید فیہ

- اسم جامد ثلاثی مجرّد کے عقلی اوزان تو بارہ بنتے ہیں مگر ان میں سے صرف دس وزن متفقہ طور پر استعمال ہوتے ہیں:

۱- فَعْلٌ - ۲- فَعَلٌ - ۳- فَعِلٌ - ۴- فَعُلٌ - ۵- فِعْلٌ - ۶- فِعَلٌ - ۷- فِعِلٌ - ۸- فُعْلٌ - ۹- فُعَلٌ - ۱۰- فُعُلٌ.

- کسی بھی اسم متمکّن کے اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے۔ لیکن کچھ اسمِ متمکّن ایسے ہوتے ہیں جن کے آخر سے ایک حرف حذف ہو جاتا ہے اور وہ بظاہر دو حرفی ہو جاتے ہیں، جیسے دَمٌ، یَدٌ.

- اسم رباعی مجرد کے اوزان چھ ہیں:

۱- فَعْلَلٌ - ۲- فِعْلِلٌ - ۳- فِعلَلٌ - ۴- فُعْلُلٌ - ۵- فِعَلٌّ - ۶- فُعْلَلٌ.

- اسم خماسی مجرد کے اوزان چار ہیں:

۱- فَعَلَّلٌ - ۲- فَعْلَلِلٌ - ۳- فُعَلِّلٌ - ۴- فِعْلَلٌّ.

- اسم مزید فیہ کے اوزان بہت ہیں۔ سیبویہ نے تین سو آٹھ وزن ذکر کیے ہیں، اور زبیدی نے ان میں اسّی سے زائد اوزان کا اضافہ کیا ہے۔ لیکن کسی بھی اسم مزید فیہ میں زیادت کی وجہ سے سات سے زیادہ حروف نہیں ہوتے، جس طرح کسی بھی فعل میں زیادتِ حروف کے بعد چھ سے زیادہ حروف نہیں ہوتے۔

- حروفِ زیادت کل دس ہیں جن کا مجموعہ "سَأَلْتُمُوْنِيْهَا" ہے۔ کسی بھی کلمے میں جو حروف زیادہ کیے جاتے ہیں وہ انھی دس حروف میں سے ہوتے ہیں، مگر جب الحاق یا کسی اور وجہ سے حرف اصلی کی تکرار کی صورت میں زیادتی ہوتی ہے تو ان دس حروف میں سے ہونا ضروری نہیں ہوتا۔

- ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان سماعی ہیں، ان کے لیے کوئی خاص ضابطہ مقرر نہیں، لیکن ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرّد و مزید فیہ کے مصادر کے اوزان قیاسی ہیں، وہ مخصوص اور متعیّن صورت میں آتے ہیں۔ کچھ علما نے ثلاثی مجرّد کے مصادر کے اوزان جمع کیے ہیں جو چوالیس تک پہنچے ہیں۔

ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرّد و مزید فیہ کے مصادر کے اوزان افعال ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرّد و مزید کے اوزان و ابواب کے ضمن میں آگے آرہے ہیں۔ اس لیے یہاں ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

- حروفِ اصلی کی تعداد کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ثلاثی، رُباعی۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: مجرّد، مزید فیہ۔
- فعلِ ثلاثی مجرّد کے اوزان و ابواب چھ ہیں:

۱-فَعَلَ يَفْعُلُ -۲-فَعَلَ يَفْعِلُ -۳-فَعِلَ يَفْعَلُ -۴-فَعَلَ يَفْعَلُ ۵-فَعُلَ يَفْعُلُ -۶-فَعِلَ يَفْعِلُ.

ان میں پہلے کے تین ابواب کو "اصول" اور اخیر کے تین ابواب کو "فروع" کہا جاتا ہے۔ ان میں سے آخری باب (فَعِلَ يَفْعِلُ) کے وزن پر بہت کم افعال آتے ہیں اور باقی پانچ ابواب سے بکثرت افعال آتے ہیں۔

- فعلِ ثلاثی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں: ۱-ملحق بہ رُباعی -۲- مُطلق یعنی غیر ملحق بہ رُباعی

ملحق بر باعی وہ ہے جس کا رُباعی کے ساتھ الحاق کر دیا گیا ہو۔ اور مُطلق اُسے کہتے ہیں جس کا رُباعی کے ساتھ الحاق نہ کیا گیا ہو۔

- لُغت میں الحاق کے معنی ہیں ایک شَے کا دوسری شَے سے ملنا یا ملانا اور اصطلاح میں الحاق کا مفہوم یہ ہے کہ کسی ثلاثی اسم یا فعل میں ایک یا ایک سے زائد حرف اس لیے بڑھا دینا کہ وہ تمام تصرّفات میں صورۃً رُباعی کے وزن پر ہو جائے اور اس اضافے سے کسی نئے معنی کا فائدہ حاصل نہ ہو۔ اس صورت میں ثلاثی کو "مُلحق" اور رُباعی کو "ملحق بہ" کہا جاتا ہے۔ اگر الحاق افعال میں ہو تو ملحق اور ملحق بہ دونوں فعلوں کے مصدر کا بھی ہم وزن ہونا ضروری ہے۔
- ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق کی دو قسمیں ہیں:

۱-با ہمزۂ وصل -۲-بے ہمزۂ وصل

ثلاثی مزید غیر ملحق با ہمزۂ وصل کے سات اوزان و ابواب ہیں:

۱-اِفْتِعَال-۲-اِسْتِفْعَال-۳-اِنْفِعَال-۴-اِفْعِلَال-۵-اِفْعِيْلَال-۶-اِفْعِيْعَال-۷-اِفْعِوَّال.

باب افتعال زیادت تر اتخاذ یا مطاوعت فَعَل کے لیے آتا ہے۔ باب استفعال عموماً طلبِ ماخذ کے لیے آتا ہے۔ باب انفعال زیادہ تر مطاوعت کے لیے آتا ہے، اور اس باب سے ہمیشہ فعلِ لازم ہی آتا ہے۔ اور اس باب سے آنے والے افعال کا فاکلمہ لام، را، نون اور حرفِ لین نہیں ہوتا۔ بابِ افعلال اور افعیلال سے وہی افعال آتے ہیں جن میں عیب یا زور دار رنگ کا معنی پایا جاتا ہو۔ باب افعیعال سے جو افعال آتے ہیں ان میں عموماً مبالغہ کے ساتھ صیرورت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یہ تینوں باب عموماً لازم ہوتے ہیں۔ بابِ افعوّال سے آنے والے افعال میں مبالغہ کا وصف پایا جاتا ہے۔

- ثلاثی مزید غیر ملحق بے ہمزۂ وصل کے پانچ باب ہیں:

۱-اِفْعَال-۲-تفعيل-۳-تفعُّل-۴-مفاعلة-۵-تَفَاعُل.

باب افعال سے آنے والے افعال میں زیادہ تر تعدیہ کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ باب تفعیل سے آنے والے افعال میں تعدیہ اور مبالغہ و تکثیر کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ باب تفعّل سے آنے والے افعال میں عموماً تکلّف کی، باب تفاعل میں تشارک کی اور بابِ مفاعلت میں مشارکت کی خاصیت پائی جاتی ہے۔

تشارک اور مشارکت میں فرق یہ ہے کہ پہلے میں دونوں شریک، لفظ میں فاعل ہوتے ہیں، جب کہ دوسرے میں ایک فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے۔

- رُباعی کی دو قسمیں ہیں: ۱-رُباعی مجرّد -۲-رُباعی مزید فیہ۔

رُباعی مزید فیہ کی دو قسمیں ہیں: ۱-بے ہمزۂ وصل -۲-با ہمزہ وصل

○ رباعی مجرّد کا صرف ایک باب ''فَعْلَلَة'' ہے، اس کا ماضی فَعْلَلَ، مضارع یُفَعْلِلُ اور مصدر ''فَعْلَلَة'' کے وزن پر آتا ہے۔ اس باب سے زیادہ تر صحیح یا مضاعف مادّے کے فعل آتے ہیں جو متعدّی ہوتے ہیں، اس کی مشہور خاصیت ''قصر'' ہے۔

○ رُباعی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کا بھی صرف ایک باب ''تَفَعْلُل'' ہے، اس کا ماضی تَفَعْلَلَ ،مضارع یَتَفَعْلَلُ اور مصدر تَفَعْلُل کے وزن پر آتا ہے۔

○ رُباعی مزید فیہ باہمزۂ وصل کے اوزان وابواب دو ہیں:

۱-اِفْعَنْلَلَ یَفْعَنْلِلُ اِفْعِنْلَالاً -۲-اِفْعَلَّلَ یَفْعَلِّلُ اِفْعِلَّالاً .

○ ثلاثی مزید فیہ ملحق بہ رُباعی کی تین قسمیں ہیں:

۱-ملحق برباعی مجرّد (فَعْلَلَة)-۲-ملحق بہ ''تَفَعْلُل''-۳-ملحق بہ ''اِفْعِنْلَال''۔

الف: ملحق برباعی مجرّد کے اوزان وابواب سات ہیں:

۱-فَعْلَلَ یُفَعْلِلُ فَعْلَلَة -۲-فَعْنَلَ یُفَعْنِلُ فَعْنَلَةً -۳-فَوْعَلَ یُفَوْعِلُ فَوْعَلَةً -۴-فَعْوَلَ یُفَعْوِلُ فَعْوَلَةً -۵-فَیْعَلَ یُفَیْعِلُ فَیْعَلَةً -۶-فَعْیَلَ یُفَعْیِلُ فَعْیَلَةً -۷-فَعْلٰی یُفَعْلِیْ فَعْلَاةً.

ب: ملحق بہ ''تفعلل'' کے آٹھ باب ہیں:

۱-تَفَعْلَلَ یَتَفَعْلَلُ تَفَعْلُلاً -۲-تَفَعْنَلَ یَتَفَعْنَلُ تَفَعْنُلاً -۳-تَمَفْعَلَ یَتَمَفْعَلُ تَمَفْعُلاً -۴-تَفَعْلَتَ یَتَفَعْلَتُ تَفَعْلُتاً -۵-تَفَوْعَلَ یَتَفَوْعَلُ تَفَوْعُلاً -۶-تَفَعْوَلَ یَتَفَعْوَلُ تَفَعْوُلاً -۷-تَفَیْعَلَ یَتَفَیْعَلُ تَفَیْعُلاً -۸-تَفَعْلٰی یَتَفَعْلٰی تَفَعْلِیاً.

ج: ملحق بہ ''اِفعنلال'' کے دو باب ہیں:

۱-اِفْعَنْلَلَ یَفْعَنْلِلُ اِفْعِنْلَالاً -۲-اِفْعَنْلٰی یَفْعَنْلِيْ اِفْعِنْلَاءً.

☆-☆-☆

4.18: نمونے کے امتحانی سوالات

3.21.1: مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب پچیس سطروں میں لکھیے:

۱-وزن اور میزان کا لغوی اور اصطلاحی معنی بتاتے ہوئے مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے، اور کلمات کے وزن معلوم کرنے کا طریقہ پوری وضاحت کے ساتھ تحریر کیجیے۔

۲-اسم جامد ثُلاثی مجرّد، رُباعی مجرّد اور خُماسی مجرّد کے اوزان مثالوں کے ساتھ واضح انداز میں بیان کیجیے۔

۳-ثُلاثی مجرّد کے مصادر کے اوزان مثالوں کے ساتھ لکھیے اور ان کے معانی بھی بتائیے۔

۴-الحاق کے لغوی اور اصطلاحی معنی تفصیل کے ساتھ لکھتے ہوئے یہ بھی بتائیے کہ ثلاثی مزید ملحق بہ رُباعی مجرّد کے کتنے ابواب ہیں اور کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کی علامت بھی تحریر کیجیے۔

۵-ثُلاثی مزید غیر ملحق بہ رُباعی کی قسمیں بیان کیجیے، ساتھ ہی ان کے اوزان و ابواب مثالوں کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ لکھیے۔

3.21.2: مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب پندرہ سطروں میں تحریر کیجیے:

۱-اسم جامد رُباعی مجرّد اور خُماسی مجرّد کے اوزان مثالوں کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ لکھیے۔

۲-فعلِ رُباعی مجرّد اور مزید فیہ کے اوزان و ابواب مثالوں کے ساتھ قلم بند کیجیے۔

۳-فعلِ ثلاثی مجرّد کے ابواب کتنے اور کون کون ہیں؟ تحریر کیجیے، اور ان میں اصول و فروع کی بھی تعیین کیجیے۔

۴-ثلاثی مزید فیہ مطلق بے ہمزۂ وصل کے ابواب اور ہر ایک کی خاصیت مثالوں کے ساتھ پیش کیجیے۔

۵-بابِ تفاعل اور مفاعلت کی خاصیت اور دونوں کا استعمالی فرق مثالوں کی روشنی میں واضح کیجیے۔

☆-☆-☆

4.19: مطالعے کے لیے مُعاوِن کتابیں

١-جامع الدروس العربية: للشيخ مصطفى الغلاييني ، دارالكتاب العربي ، بيروت ، لبنان ، ١٤٢٥هـ — ٢٠٠٥م.

٢-نحو اللغة العربية: للدكتور أسعد النادري ، المكتبة العصرية ، صيدا ، بيروت ، لبنان ، ١٤٢٥هـ — ٢٠٠٥م.

٣-شذا العرف في فن الصرف: للشيخ أحمد الحملاوي، مؤسسة الكتب الثقافية، بدون تاريخ.

٤-مراح الأرواح: للشيخ أحمد بن علي بن مسعود، مطبوعه كلكتّا، ١٨٥٥ء.

٥-الشافية: للشيخ جمال الدين أبي عمر و عثمان بن أبى بكر المعروف بابن الحاجب المالكي المصري، مكتبة الآداب، ميدان الأوبرا، القاهرة،مصر.

٦-علم الصيغه: از مفتى عنايت احمد كاكوروى لكهنوى، ناشر: مجلس البركات، جامعه اشرفيه، مبارك پور، اعظم گڑھ.

٧-قواعد الصرف (اوّل و دوم): از مولانا محمد نظام الدين عليمى مصباحى،مطبوعه: مجلس البركات، جامعه اشرفيه، مبارك پور، اعظم گڑھ، ١٤٣٢ھ-٢٠١١ء.

☆-☆-☆